سوال: کیا اہل بیت کرام ﷺ اور دیگر آلِ محمد ﷺ کی اطاعت فرض ہے؟

اہل بیت کرام ﷺ اور آلِ محمد ﷺ کو اپنے سربراہِ خاندان ﷺ کی سنت مطہرہ وسیرت طیبہ کے بارے میں زیادہ معلومات رکھنا لازم ہے۔ انہیں عقیدۂ توحید وسنت کی تبلیغ اور تعلیم کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے؛ کیونکہ کتاب وسنت، سیرت اور شریعت میں اہم ترین حکم "عقیدہ توحید" کی پختگی کا ہے، جس کی خاطر اللہ کے رسول ﷺ نے الصادق الأمین کہ کر جان نچھاور کرنے والی قوم قریش کی دشمنی مول لی۔ ہر ظلم وستم برداشت کیا اور کرایا۔ خانہ کعبہ شریف سے ہجرت گوارا کی۔ "جہاد فی سبیل اللہ" کا مقدس سلسلہ شروع فرمایا اور اسے روئے زمین سے شرک کے خاتمے تک جاری رکھنے کی تاکید فرمائی۔ امت کے ہر فرد پر قرآن مجید وحدیث شریف کا علم حاصل کرنا فرض قرار دیا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: "اللہ کے سوا کوئی حاجت روا، مشکل کشا نہیں ہے، اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی بھی ہستی واجب اطاعت نہیں ہے۔" اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید کے ساتھ اہل بیت وآل محمد ﷺ کی تعلیمات یعنی "احادیث نبویہ" پر عمل کرنے کی خوب تلقین فرمائی ہے۔

بعض لوگوں نے "حدیث ثقلین" سے اہل بیت ﷺ کی غیر مشروط اطاعت کی فرضیت کا وہم کیا، تو ائمہ اہل بیت ﷺ نے اس جاہلانہ استدلال کی تردید کر دی:

حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے: عَن أبي جعفر محمد بن علي عن أبيه علي بن الحسين ﷺ قَالَ: مَن زعَمَ مِنَّا أهلَ البيتِ أوْ غيرِهِ أنّ طاعتَه مفترضةٌ عَلى العبادِ فقد كذبَ علينا ونحن مِنهم براءٌ، فأحذرْ ذلكَ إلا لِرسولِ اللهِ ﷺ ولأولي الأمْرِ مِن بعدِهِ" [فوائد تمام ح: ۲۶۹۱]

عمر بن علی بن الحسین ﷺ سے سوال کیا گیا: کیا آپ (اہل بیت) میں سے کوئی ایسا ہے جس کی اطاعت فرض ہو؟ تو انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے، اور جو کوئی ایسا دعویٰ کرے وہ انتہائی جھوٹا شخص ہے۔" اور ان سے وصیت کا ذکر کیا گیا، تو کہا: "اللہ کی قسم میرے والد صاحب فوت ہو گئے اور انہوں نے دو حروف بھی وصیت میں نہیں کہے۔ اللہ ان کو ہلاک کرے، یقیناً یہ لوگ ہمارا نام بیچ کر (حرام) کھاتے ہیں۔" [فوائد تمام ح: ۲۶۹۵ لتمام بن محمد الجنيد البجلي الرازي الدمشقي ت ٤١٤هـ]

قسم الترجمة قسط (7) آخری

اے ناعاقبت اندیش! کب کروگے توبہ؟!

أيها المقصر متی تتوب؟! (القسم العلمي بدارالوطن الرياض ط: ١٤٢٠ھ) ترجمہ: ابومحمد

﴿۲﴾ ایک سو افراد کے قاتل کی توبہ

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "پہلے زمانے میں ایک شخص نے ننانوے افراد کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک راہب کی نشاندہی کی گئی۔ وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے ننانوے افراد کو قتل کر دیا ہے، کیا اس کی توبہ ہوسکتی ہے؟ اس نے جواب دیا: "نہیں" تو اس کو بھی قتل کر کے سو (100) پورے کیے۔ پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم سے متعلق پوچھا تو اس کو ایک جید عالم کی طرف رہنمائی کی گئی۔ اس نے کہا کہ وہ ایک سو افراد کو قتل کر چکا ہے، کیا اس کی توبہ ہوسکتی ہے؟ اس نے کہا: "ہاں؛ تیری توبہ کے درمیان کون رکاوٹ ڈال سکتا ہے؟ البتہ تم فلاں علاقے کی طرف جاؤ، وہاں ایسے لوگ بستے ہیں جو اللہ پاک کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ اللہ پاک کی عبادت کرتے رہو، اور اپنے علاقے میں واپس نہ آؤ؛ کیونکہ یہ ایک برا علاقہ ہے۔" رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "پس وہ چلا، جب نصف راستے پر پہنچا تو اس کے پاس موت کا فرشتہ حاضر ہوا۔ اب اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں اختلاف ہوا۔ رحمت کے فرشتے بولے: یہ شخص توبہ کرتے ہوئے، تہ دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرتے ہوئے آیا تھا۔ اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: بیشک اس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہے۔ اتنے میں ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی شکل میں آیا، دونوں فریقوں نے اسے ثالث بنالیا۔ اس نے کہا: دونوں علاقوں کا فاصلہ ماپ لو، جس علاقے کے زیادہ نزدیک ہو، تو وہ اسی فریق کو ملے گا۔ انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اسے منزل مقصود والے علاقے کے قریب تر پایا، اس لیے اسے رحمت کے فرشتوں نے سنبھال لیا۔" ایک اور روایت میں ہے: "وہ نیک لوگوں کی بستی کی طرف ایک بالشت قریب تر تھا۔" اور ایک روایت میں ہے: "اللہ تعالیٰ نے اُس راستے کو حکم دیا کہ دور ہو جا، اور اِس راستے کو حکم فرمایا کہ سمٹ جا۔ اور فرمایا: ان دونوں فاصلوں کو ماپ لو، تو انہوں نے اسے اِس فاصلے کی طرف ایک بالشت قریب پایا، تو اسے معاف فرما دیا۔" [متفق علیه]

﴿۳﴾ تین بدکار لڑکیوں کی توبہ: ابو جعفر حسنؒ نے کہا: لقمان حبشیؒ ایک شخص کا غلام تھا، وہ اسے فروخت کے لیے بازار لے آیا۔ وہ کہتا ہے: جب بھی کوئی شخص اسے خریدنے آتا، لقمانؒ اس سے پوچھتا تھا: مجھ سے کیا کام لو گے؟ وہ کہتا: میں تجھ سے فلان فلان کام لوں گا۔ وہ کہتا: میری خواہش ہے کہ آپ مجھے نہ خریدیں۔ یہاں تک کہ ایک شخص آیا، اس نے پوچھا: آپ مجھ سے کیا کام لیں گے؟ اس نے کہا: میں تجھے دربان بناؤں گا۔ اس نے کہا: آپ مجھے خرید لیں۔ کہتے ہیں: اس نے خرید کر اپنے گھر لے آیا۔

اس مالک کی تین بیٹیاں تھیں جو بستی میں بدکاری کرتی تھیں۔ اس نے اپنے کام پر جانے کا ارادہ کیا تو اپنے دربان سے کہا: یقیناً میں نے ان کے لیے کھانا اور ضرورت کی ہر چیز مہیا کر لی ہے، جب میں نکل جاؤں تو دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے بیٹھ جانا اور میرے آنے تک دروازہ نہ کھولنا۔ انہوں نے اس سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا، تو انہوں نے اس کا سر توڑا۔ اس نے خون دھویا اور بیٹھ گیا۔ جب اس کا مالک آیا تو اسے نہیں بتایا۔ پھر اس کا مالک نکلنے کے بعد واپس آیا اور کہا: بیشک میں نے ان کو ضرورت کی چیزیں مہیا کی ہیں، لہٰذا تم دروازہ ہرگز نہ کھولنا۔ جب وہ نکل گیا، تو وہ لڑکیاں اس کی طرف آئیں اور اس سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے انکار کیا، انہوں نے اس کا سر زخمی کیا اور واپس چلی گئیں۔ وہ بیٹھ گیا، جب اس کا مالک آیا تو اس نے اسے کچھ خبر نہ دی۔

اب بڑی لڑکی نے کہا: اس حبشی غلام کو کس قدر توفیق ہوئی ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لائق ہے؟ اللہ کی قسم میں توبہ کرتی ہوں، پھر اس نے توبہ کیا۔ چھوٹی لڑکی نے کہا: اس حبشی غلام اور بڑی بہن کو کیا توفیق ہوئی ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لائق ہیں؟ اللہ کی قسم میں توبہ کرتی ہوں، پھر اس نے توبہ کیا۔ اور درمیانی لڑکی نے کہا: ان دونوں بہنوں اور اس حبشی غلام کا کیا معاملہ ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لائق ہیں؟ اللہ کی قسم میں بھی ضرور توبہ کرتی ہوں، پھر اس نے بھی توبہ کر لی۔

اب بستی کے بدمعاشوں نے کہا: اس حبشی غلام اور فلان شخص کی بیٹیوں کا مسئلہ کیا ہے جو ہم سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے زیادہ حقدار ہیں؟ پھر انہوں نے بھی اللہ عزت اور جلال والے کی طرف رجوع کیا، پھر یہ تمام افراد بستی کے عبادت گزار بندے بن گئے۔ [کتاب التوابین]

﴿۴﴾ غامدیہ خاتون کی توبہ: غامد قبیلہ کی ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی

اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''بڑی قابل رحم ہو، واپس چلی جا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگ اور اس کی طرف توبہ کر۔'' اس نے کہا: آپ مجھے اسی طرح واپس لوٹانا چاہتے ہیں جس طرح ماعز بن مالک ﷛ کو واپس لوٹانا چاہتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (گناہ) کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ زنا سے حاملہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم خود'' اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے پیٹ میں جو چیز ہے اس کے جننے تک انتظار کرو۔'' راوی کہتا ہے: ایک انصاری نے بچہ جننے تک اس کی کفالت کر لی۔ پھر آ کر نبی کریم ﷺ کو اطلاع دی کہ غامدیہ نے بچہ جنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب ہم اسے سنگسار کر کے اس کے ننھے بچے کو بے سہارا نہیں رہنے دیں گے جسے کوئی دودھ پلانے والی نہ ہو۔'' یہ سن کر ایک انصاری شخص اٹھا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اس کی رضاعت کا میں ذمہ لیتا ہوں۔ راوی کہتا ہے: اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے اسے سنگسار کر دیا۔

دوسری روایت میں ہے: خالد بن الولید ﷛ ایک پتھر لے آیا اور اس کے سر پر مارا، جس سے خون پھوٹ کر خالد کے چہرے پر لگا، تب اُس نے اسے گالی دی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی گالی سن کر فرمایا: ''بس کر اے خالد! اس ذات کی قسم! جس کے مبارک ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر چونگی لینے والا بھی ایسا پکا توبہ کرتا تو اسے بھی معافی مل جاتی۔'' پھر آپ ﷺ کے حکم پر اس کی نماز جنازہ ادا کر کے دفن کی گئی۔ ایک اور روایت میں ہے: ''یقیناً اس نے ایسی پرخلوص توبہ کی ہے: جسے اگر مدینہ والوں کے ستر افراد میں تقسیم کیا جاتا تو سب کا گزارہ ہو جاتا۔ اور کیا تو نے اس سے بہتر کوئی توبہ پایا کہ اس نے اپنی جان ہی اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کی؟!'' [مسلم]

﴿۵﴾ زاذان ؒ کی توبہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے کہ ایک دن ان کا گزر کوفہ کے ایک نواحی علاقے پر ہوا، جہاں کچھ فاسق نوجوان اکٹھے ہو کر شراب نوشی میں مصروف تھے۔ ان میں زاذان نامی ایک گویا بھی تھا جو سارنگی بجاتے ہوئے گانا گا رہا تھا۔ جب عبداللہ ﷛ نے اسے سنا تو فرمایا: ''یہ آواز کتنی سریلی ہے، اگر کتابِ الٰہی کی تلاوت کے ساتھ ہوتی!'' اور اپنے سر پر چادر ڈال کر گزر گیا۔

زاذان ؒ نے اس کی بات سن کر کہا: یہ کون تھا؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا صحابی عبداللہ بن مسعود ﷛۔ اس نے کہا: اس نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا: وہ کہتا تھا: یہ آواز کتنی اچھی ہے اگر کتاب اللہ کے ساتھ ہوتی! تو وہ فوراً اٹھا، اپنی سارنگی زمین پر مار کر توڑ دی، پھر جلدی دوڑ کر ان سے جا ملا اور اپنا رومال اپنی گردن میں ڈال